Registered L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۰) مطبوعہ ۹- دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

گورنر اور لیڈی ٹامسن صاحب اکیس - آئی - سی - ای کے سالانہ نمائش میں ۱۰ دسمبر کو حاضر ہونگے اور لیڈی صاحبہ موصوفہ انعام تقسیم کرینگی - مسٹر جے - پی - ابوٹس گلڈ سٹانیکلی فنبرگس کے بورڈ آف انگزامینرس کے صدر نشین مقرر ہوئے ہیں اور مسٹر جے ڈبلیو - کوس ان کے رفیق ہیں - یہہ دونوں صاحبان کاتنے اور بننے کی ہندوستانی اور یورپین تعلقوں میں کام کرنیوالے امیدواران کا امتحان لینگے - امتحان کے حلقے مدراس - شولا و نڈرم چنگلپٹ - کرور اور ناصرت ہونگے * ویسلیلین مشنری سوسائیٹی امسال ایک سو کارندے مختلف مشن اسٹیشنوں میں بھیج رہی ہے - لنڈن مشن سوسائیٹی کی طرف سے ابکی چار لو مشنری ہند اور چین میں بھیجے گئے ہیں - یعنی ہند میں ایک اور چین میں تین مشنری گئے ہیں - انمیں سے ایک لیڈی مشنری ہے - کیمبرج دہلی مشن کے متعلق چار نئے کارندے ہونیں لگے ہیں یعنی نقد ڈیرز - ایلین - فینس اور بیرڈ و صاحبان مسٹر طیف جے دلسٹر جنوری میں سینٹ سٹیفن کے کالج اسٹاف میں شامل ہو جائینگے - شمالی امریکہ کے یونائیٹیڈ پریسبیٹرین مشن کے متعلق اٹھارہ امریکن مشنری جنمیں سے کچھ لیڈیز ہیں ملک میں پہنچ گئے ہیں - انمیں سے چھ صاحبان پرانے ہیں اور باقی نئے - کانگریگیسنلسٹ کہتا ہے کہ برطانیہ عظمے کے تصور پرست لوگ میٹیریالیزم کو چند برسوں سے جھوٹا ثابت کر رہے ہیں اور اُن پر تاسف کر رہے ہیں - گورنمنٹ پنجاب نے ترنتارن کے جذام خانہ کے لئے دس ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے امسال حج میں ۹۲ ہزار حاجی مکہ میں جمع ہوئے - انمیں سے نو دس ہزار حاجی واپس نہیں آئے - چار پانچ ہزار فوت ہو گئے کچھ بدوؤں نے قتل کر ڈالے - اور کچھ وہیں مسکن گزین ہو گئے ۹۴۲۷ حاجی ہندوستان و افغانستان سے گئے تھے - خالصہ کالج کے فنڈ میں اب چودہ لاکھ تراسی ہزار سات سو تیں روپیہ نقد موجود ہے اور کالج کی عمارت کے فنڈ میں ۲ لاکھ ۶۵ ہزار ۹۹۹ روپیہ ہے - ابھی بہت کچھ چندہ وصول ہونا باقی ہے منچوریہ کی اصلی قومیں جو چچو کہلاتی ہیں جاپانیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہیں - جہاں موقع ملتا ہے یہہ لوگ روسیوں کو ہمیشہ نقصان پہنچاتے رہتے ہیں - جبرالٹر میں بحری طاقت کی چھ گھنٹے تک خوب نمائش کیگئی اور دیکھنے والے مان گئے کہ برٹش کی بحری طاقت کیسی زبردست بلکہ زبردست ترین ہے - حضور لارڈ ایمتھل صاحب ۱۲ دسمبر کو چارج گورنری مدراس لینگے - بمبئی احاطہ میں ٹڈی دل کی بیخ کنی پر دو لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے - خوف قحط کا ہے * ۲۸ نومبر کو بمبئی کی سٹی آف بمبئی مل میں آگ لگ گئی ہزارہا کوشش کی مگر ہوا کے زور سے آگ برابر بھڑکتی رہی سب کچھ جلکر خاک سیاہ ہو گیا - صرف انجن اور بالر روم بچ گئے تیرہ لاکھ کا نقصان ہو گیا - صد افسوس - اخبار عام کہتا ہے کہ مارشل اویاما کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ زار روس نے جنرل کوروپیٹکن کو آرڈر کیا تھا کہ اب مکڈن سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹنا - اب بہت لوگوں کی رائے ہے زار روس جاپان کے ساتھ اگر صلح کر لیوے تو لاکھوں جانوں کا نقصان نہو گا - اسمیں تو اب شبہ نہیں ہے کہ جاپانی مکڈن کو قابو میں کر کے اور تی لنگ پر فتح پاکر ہاربن کا رستہ لینگے جب ہاربن پہنچنے کی ہی دیر ہے کہ جاپانیوں کی فتح بول جائیگی - - سر منشی مسیح کلھویکہ بان اپنا یکہ مقام لبی کو لیجا رہا تھا - ایسا دوڑایا کہ تمام سواریاں گر گئیں - انہیں ریاست نابھہ کا ایک میڈیکل افسر بھی تھا - اسکو سخت چوٹ آئی - ایک سواری کا بازو ٹوٹ گیا - معاملہ عدالت تک پہنچ گیا ہے * ۲۰ دسمبر لنڈن ۲۰۳ میٹرل پر جاپانیوں کے قبضہ کرنے سے پورٹ آرتھر کے شہر اور بندرگاہ پر حملہ کرنے کا رستہ کھل گیا ہے - بعد کی خبر ہے کہ روٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے کہ روسیوں کی ایک بڑی فوج نے ۲۰۳ میٹرل کو پھر قبضہ میں لانیکی کوشش کی مگر نقصان کثیر کے ساتھ پسپا کر دیئے - ٹوکیو میں اعلان دیا گیا ہے کہ پورٹ آرتھر کے اس معرکہ میں جو حال ہی واقعہ ہوا تھا ۱۷ افسر قتل اور ۴۹۲ زخمی ہوئے - جنرل کوروپاٹکن رپورٹ دیتے ہیں کہ ۲۳ نومبر کی رات کو جو شاہو پر معرکہ ہوا تھا اسمیں ایک بڑی بھاری کوشش کے بعد جاپانی فرار ہو گئے اور بہت سی بندوقیں اور معارب جنگ اور کمبل وغیرہ قبضہ میں آگئے ساہو تک انکا تعاقب کیا گیا - غیر سرکاری خبر ہے کہ جنرل رینو کمپٹ بذاتہ خود اس تعاقب میں مصروف تھے - آریہ سماج میں نفاق کا دریا موجزن ہے - خدا خیر کرے - ایک پارٹی منشی رام جی کیطرف ہے اور دوسری لالہ لاجپت رائے جی کیطرف - ۱۸ نومبر کو سیالکوٹ میں ایک شخص دیوانچند کپور مسلمان ہو گیا - امریکہ کے ایک دس سالہ قیدی نے جیل خانہ ہی میں ایک ایسی کپڑا سینے کی کل ایجاد کی ہے کہ اس سے سلے ہوئے کپڑے پر ٹانکا نظر ہی نہیں آتا - اس مشین کی اتنی قدر ہوئی ہے کہ تمام امریکہ پر فخر کرتا ہے اور موجد کو بڑی عزت کے ساتھ رہائی دیگی *

ایڈیٹوریل نوٹس

سانحہ دردانگیز

امید قوی ہے کہ ہمارے ناظرین میں سے اکثر صاحبان سابق ڈویژنل جج لوئیس صاحب انبالہ سے بخوبی واقف ہوں گے۔ ہم افسوس سے آپ لوگوں کی خدمت میں یہہ خبر دیتے ہیں کہ صاحب موصوف کی ہمشیرہ صاحبہ جو آجکل فیروزپور میں سکونت گزیں تھیں اپنی ینتالیس سال کی عمر میں کئی سال سے بیمار رہکر اور حصہ ٔ ماہ دس مہینے سے سخت صدمہ سہتے سہتے ۸ دسمبر کو اپنے آسمانی باپ کی گود میں تشریف لے گئیں۔ ان معزز اور ہر دلعزیز اور دیندار مس صاحبہ نے خداوند کا کام لودیانہ میں رہکر قریب پچیس برس ہوئے کہ شروع کیا تھا اور علاوہ اس کے مشن اسکول میں ایک بڑی بھاری مددگار اور معاون تھیں۔ سنڈے اسکول یونین کے کام میں آپ بہت حصہ لیتی اور بڑی دلچسپی اور سرگرمی ظاہر کرتی تھیں۔ سچ ہے جسکی یہاں خداوند کے جلال کے لئے سخت ضرورت ہو اس کی وہاں بھی ضرورت پڑ جاتی ہے تاکہ مقدسوں میں جاکر خداوند کا جلال ظاہر کرے آپ بڑی نیک نہاد اور سچی طبیعت اور چلن والی شریفہ تھیں۔ خدا انکی ضعیف والدہ اور رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنی طرف سے صبر اور اطمینان اور تمام کلیساؤں کو نصیحت اور تیاری اور مستعدی کی روح عطا فرماوے ؟

ریویو آف ریلیجنز کی خوشخیالی

ہمارے لائق فاضل ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ۱۵ نومبر کے پرچے کے آخر میں مغربی تہذیب کو مادہ پرستی سے منسوب کیا ہے یعنی کہ مادہ پرستی مغربی تہذیب کا منبع اور مخرج ہے اور ساتھہ ہی یہہ بھی فرماتے ہیں کہ اسلام کی حیات بخش طاقت عیسائی مذہب کی نسبت ہزار ہا درجہ زیادہ ثابت ہو رہی ہے اور لوگوں کو وحشت اور جہالت کے گڑھے سے نکالکر اور انکو تہذیب کے معراج پر پہنچا کر نہیں اس نے بڑے بڑے حیرت انگیز کرشمے دکھائے ہیں جو عیسائی مذہب کو کبھی نصیب نہیں ہوئے"۔

آپکے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ تہذیب کا کانٹا جیسا مادہ پرستی میں موجود ہے ویسا ہی اسلام میں ہے۔ انگریزی میں اسکو میٹریالزم (Materialism) کہتے ہیں اور جو اس تعلیم کا ماننے والا ہے اسکو میٹریالسٹ کہتے ہیں اور یہہ تعلیم سپرچوالیزم (Spiritualism) کے مقابل میں ہے۔ ان دونوں کی تعریف یوں مرقوم ہے

میٹریالزم کے ماننے والے کہتے ہیں کہ انسان ایک ہی طرح کی شئے سے بنا ہوا ہے جو حواس کا مظہر ہے۔ اور حس جدا جدا صورتوں کے دماغ کی ترکیب کا لازمی یا دیگر اسباب کا نتیجہ ہے۔ وہ تعلیم جو اسکے مقابل میں ہے سپرچوالزم ہے یا یہہ تعلیم کہ آدمی میں ایک روح ہے اور کہ اسمیں جسم اور جان بھی ہے۔ علی ہذا القیاس وہ جو کہتا ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی شئے ہے اور وہ شئے مادہ ہے وہ میٹریالسٹ ہے۔ اور جو اس بات کا قائل ہے کہ جان کے مادی ڈھانچے سے بلند اور پرے ایک روح بھی ہے جو اسکو سمجھاتی اور اس کی رہنمائی کرتی ہے وہ سپرچوالسٹ کہلاتا ہے۔

* Fleming's Vocabulary of Philosophy" art. Materialism.

اب ناظرین ان دونوں مقولوں کا باہم مقابلہ کرکے خود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ ہماری دانست میں تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ (۱) یا تو اسلام میٹریالزم ہے یا بالعکس کیونکہ نتیجہ دونوں کے عملوں کا ایک ہے یعنے مغربی تہذیب۔ یا کم از کم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ دونوں مذاہب میں وہ مشترکہ عقیدہ موجود ہے جس سے کہ دونوں نے ایک ہی نتیجہ پیدا کیا۔ لیکن چونکہ یہہ دونوں مذاہب ایک دوسرے کے عین برعکس ہیں جس کے واضح کرنے کی یہاں ضرورت نہیں لہذا مولوی صاحب کا دعویٰ غلط ہے۔ (۲) اسلام نے مغرب کو مغربی تہذیب بالکل نہیں سکھلائی کیونکہ مغرب مسلمان نہیں ہے اور نیز اس لئے کہ ان ممالک کا معاینہ فرماویں جہاں محمدی مذہب اپنے پورے رنگ میں چمک رہا ہے اس کے لئے مولوی شبلی صاحب کا سفرنامہ ملاحظہ ہو جسکی اشاعت رسالہ ترقی میں بھی ہو چکی ہے۔ دور کیوں جاتے ہو۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ہند پنجاب ہی میں دیکھ لو کہ اہل اسلام تہذیب کے کونسے زینے پر چڑھا ہوا ہے۔ اسلام کی سلسلۂ تعلیم المبتدی میں اردو کی پہلی اور دوسری کتابوں کو غور سے ملاحظہ کرو کیسی تہذیب سے گری ہوئی باتیں بچوں کو اُن کے عین بچپن سے سکھلائی جاتی ہیں اور وہ بھی سالبہ صورت میں نہیں بلکہ موجبہ صورت میں۔ وہ باتیں نواہی سے نہیں ہیں بلکہ اوامر ہیں قرآن تو تہذیب کے ہر پہلو سے گرا ہوا ہے۔

باقی رہا میٹریالزم سو اسکی بھی کیفیت سن لیجئے جیسا کہ ہم اس عقیدہ کی تعریف اوپر مذکور کر چکے ہیں اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ میٹریالزم ایک دہریت ہے جسمیں خدا کی اور انسان کی روح کی ہستی سے قطعی انکار ہے اگر وہ اقرار بھی کریں تو اُن کے عقیدہ کے بموجب خدا اور روح وغیرہ سب مادی شئے ہیں نہ کہ روحانی۔ پس جہاں مادہ کی ترکیب منتشر ہوئی تمام احساس اور حواس معدوم ہوگئے کسی آیندہ خزاستہ کا خیال نہ رہا۔ بھلا اس قسم کا مذہب کس طرح تہذیب کا بانی ہو سکتا ہے ؟ جبکہ تہذیب کی بنیادی اصول اور سیریچول فیکلٹیز کا عمل ہے جو اُن کے اپنے اپنے قواعد کے بموجب ظہور میں آتے ہیں ؟

---

۲۶ نومبر لنڈن۔ رویٹر کا نامہ نگار ٹوکیو سے تار دیتا ہے کہ ایک عام حملہ ہو رہا ہے مگر نتائج سے ابتک مطلق خبر نہیں جنرل نسن ناکا مور اور سابقہ جوش محاربین شمالی بالخصوص جاپانی شمشیر زن سپاہیوں کے نسبت روسی قلعوں میں جا کر اور دشمن کے ساتھہ دست بدست چل گئے۔ مگر نتیجہ ابتک نامعلوم

مَضَامِین

سوچنے کا علم

آٹھواں باب

"لو ہنری! میں اب آگیا ہوں اور ابھی پونے چھ بجے ہیں۔ اب میں معلوم کرونگا کہ بلا میرے رومال کی مدد کے میرا لوہے کا حلقہ کیوں چلتا ہے اور لٹو گھومتا ہے اور گیند کیوں جست کرتا ہے اور کھوکھلے لٹو سے آواز نکلتی ہے اور پتنگ ہوا میں اڑتی ہے اور کینس کا بال پتنگ کی طرح ہوا میں کیوں نہیں اڑتا میں امید کرتا ہوں کہ تم اس کا سبب بتلا سکتے ہو"۔

"چارلس سوچنا سیکھنے کے فایدہ کی پہلے ایک اور مثال بتلاؤنگا۔ جب میں تمہارے ساتھ پہلے گفتگو کرنے لگا تھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے تھا کہ تم اس پر کچھ بھی توجہ نہیں دیتے ہو۔ پس میں نے اپنے آپ میں خیال کیا کہ اگر میں تمہارے حلقے اور لٹو اور گیند اور کھوکھلے گیند اور ٹنس کے گیند اور پتنگ کی بابت کچھ بات چیت کرسکوں تو شاید اس سے تمہاری توجہ اس طرف منعطف ہوجائیگی کہ تم اس معاملہ میں اور زیادہ جاننا چاہوگے"۔

"اور کیا تم نے اسی مقصد سے ان کی بابت ذکر کیا تھا؟"

"ہاں میرا یہی مطلب تھا کہ میں تمکو مدت تک سوچتے رہنے کے قابل بنادوں۔ اور اب دیکھ لو کہ میں نے اپنی پیش بینی سے اپنی مقصد براری کرلی ہے"۔

"خوب ہی خوب! لیکن لوہے کے حلقے کی بابت پہلی بات یہہ معلوم کرو۔ کہ وہ اس طرح کیوں چکر کھاتا جاتا ہے؟"

"اچھا اب خوب غور سے سنو۔ مسٹر وائیٹ کہتے ہیں کہ قدرت میں بعض قانون ایسے ہیں جو عالمگیر ہیں یعنی ایسے قانون ہیں جو ہمیشہ ایک ہی طور پر عمل کرتے رہتے ہیں تاوقتیکہ انہیں خلل واقعہ نہو۔ مثلاً نیچر کا یہہ ایک قانون ہے کہ پانی ضرور مسطح رہے۔ اگر تم پانی کو ایک گڑھے میں سے دوسرے گڑھے میں جو اس کی نسبت زیادہ نیچا ہے بہہ جانے دو تو یہہ بہتا رہیگا تاوقتیکہ وہ اس نچلے گڑھے میں ویسا ہی بھر جاویگا جیسا کہ اوپر کے گڑھے میں تھا اور تب یہہ ٹھہر جاویگا"

"میں اسکو بخوبی سمجھتا ہوں"۔

"یہہ بھی قدرت کا ایک قانون ہے کہ اگر پتھر آسمان کی طرف پھینکا جاوے تو وہ زمین پر گریگا۔ اور اب میں ایک اور قانون کا ذکر کرونگا جس سے لوہے کے اس حلقے کے زمین پر گھومنے کی کسی قدر تشریح ہوجاویگی"۔

"اُس کی بابت!"

"نیچر کا یہہ ایک قانون ہے کہ مادہ یا ہر ایک شے جو ہمارے گرد ہے ہمیشہ اُسی حالت میں رہے جس میں کہ وہ ہے تاوقتیکہ اسکو دوسری حالت میں نہ لایا جاوے۔ پتھر جو زمین پر پڑا ہے اگر کوئی شے اُسکو وہاں سے حرکت نہ دے تو وہ ہمیشہ اُسی جگہ پڑا رہیگا۔ اور گولی جب بندوق سے چھوڑی جاتی ہے برابر آگے کو چلتی رہیگی اگر اسکو کوئی شے روک نہ دے"

"کیا در اصل ایسا ہی ہوگا؟"

"ہاں۔ اور اسیطرح یہہ حلقہ بھی جب اسکو حرکت دیجاوے ہمیشہ تک چلتا رہیگا اگر اُسکو کوئی شے روک نہ دے"

"مگر اُسکو کون شے روکتی ہے۔ کوئی شے تو اُسکو روکنے والی نظر نہیں آتی تاوقتیکہ وہ دیوار یا کسی اونچی شے سے ٹکرا نہ جاوے"۔

"یہاں تم غلطی کرگئے۔ ہر ایک سنگ ریزہ جس سے کہ یہہ جا لگتا ہے اسکو کسی نہ کسی قدر تو روک دیتا ہے ورنہ یہہ چلتا ہی رہے۔ اگر تم اسکو کیچڑ یا پانی میں چلاؤ تو بہت دور تک نہ جاویگا۔ کیونکہ کیچڑ اور پانی اسکی حرکت کو روک دیتی ہیں۔ اور جب تم اُسکو گھاس پر چلاتے ہو تو بھی یہی صورت ہوتی ہے۔ گھاس اسکو روک دیتی ہے"۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسکو جانتا ہوں مگر جب میں اُسکو سیدھے ہموار پتھر پر چلاتا ہوں تو بڑی سلاست سے چلتا ہے اور کوئی شے اسکی مزاحم نہیں ہوتی"۔

"اس صورت میں تو یہہ تیز چلتا ہے۔ مگر پھر بھی ہوا کا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے جس سے کہ اس کو گذرنا پڑتا ہے اور زمین کے ساتھ بھی رگڑتا ہے اور اگر تم اُس کو پھر چلانے دو تو یہہ رگڑ اس کو آہستہ آہستہ دھیما کرتی جاویگی حتی کہ یہہ ٹھہر جاویگا اور یہی وجہ ہے کہ جب تم اپنے حلقہ کو چلا دیتے ہو تو یہہ خوب چلتا ہے کیونکہ اسکو زمین کی رگڑ کم لگتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمہارا جیبی رومال اس کے ساتھ چکر کھا نہیں سکتا کیونکہ زمین کے ساتھ اسکو بہت رگڑ لگتی ہے"۔

"خوب ہے۔ میں آخرکار اس بات کے جاننے سے خوش ہوں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ میرا لوہے کا چھوٹا چکر لکڑی کے بڑے چکر کی بہ نسبت بہتر چلتا ہے؟"

"اس کی یہی صاف وجہ ہے کہ وہ اپنی جسامت کی بہ نسبت ہلکا زیادہ ہے اور اس لئے اسکو رگڑ کم ہوتی ہے۔ اور تمہارے لکڑی کے چکر کو دو تین گنا زیادہ ہوا میں گذرنا پڑتا ہے۔ اور چونکہ یہہ دو تین گنا زیادہ فراخ ہے اس لئے ضرور ہے کہ وہ دوسرے چکر کی بہ نسبت زمین کے ساتھ زیادہ رگڑے"

"پس میں نے سمجھ لیا کہ جب میں اپنے چکر کو اپنی چھڑی سے ایک دفعہ مار دیتا تھا تو یہہ اس قانون کے بموجب جس کا آپنے ذکر کیا چلتا تھا تاوقتیکہ زمین کے ساتھ اسکی رگڑ اسکو چلنے سے رفتہ رفتہ روک دیتی تھی"۔

"ٹھیک یونہی ہے۔ اور یہی صورت لٹو کی بھی ہے۔ یہہ رسی ہی ہے جسکو تم اس کے گرد لپیٹ کر لٹو کو زور سے زمین پر پٹک دیتے ہو تو وہ اس کے زور سے گھومنے لگ پڑتا ہے اور وہ ہمیشہ گھومتا رہے تاوقتیکہ ہوا اور زمین کی رگڑ اسکو رفتہ رفتہ تھما نہ دیں"۔

"ٹھیک حلقہ ہی کی طرح اس کا حال ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں اسکو بخوبی سمجھتا ہوں بس مہربانی سے بتلاؤ کہ گیند کیوں گھوں گھوں کرتا ہے؟"

"تم کو یاد ہے کہ لچکاؤ کیا ہے؟"

"ہاں یاد ہے! یہہ اُن خاص میں سے ایک ہے جس کا آپنے ذکر کیا تھا یعنی جست کرجانا"۔

"چست کر جانیکی خاصیت سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"میرا اِس سے یہہ مطلب ہے کہ جب ایک شے اپنی جگہ سے زور کے ساتھ نکالی جاتی ہے وہ پھر اپنی جگہ پر آجاوے"

"بہت ہی خوب ہو اب دیکھو یہہ سنہری ربڑ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اگر میں اسکو کھینچوں تو جونہی کہ میں اسکو چھوڑ دونگا وہ فوراً اپنی اصلی جگہ پر جا ٹھہریگا۔ اور اگر میں اسکو اپنی انگلی سے بہت زور کے ساتھ دباؤں اور پچکادوں تو جونہی کہ میں اپنی انگلی اسپر سے اٹھا لونگا وہ فوراً اپنے اصلی مقام پر آجاویگا اسی طرح وہ گیند ہے جو لچکدار ہے جب تم اسکو زمین پر پٹکتے ہو تو وہ ٹک جاتا ہے اور اس کا لچکدار مادہ طاقت جو اسکو پہلی گول شکل پر پھر سے لے آتی ہے اسکو ہوا میں اٹھا دیتی ہے"

"کیا خوب! اب میں کبھی نہ بھولوں گا کہ میرا گیند کیوں اچھلتا ہے۔ سو کچھ لچک کی بابت بتلا دیں"

مقبول شدہ دعائیں

داؤد کی اِس دعا کیطرف ذرا توجہ دو جسمیں وہ کہتا ہے کہ "اے خدا تو مجھے جانچ اور میرے دلکو دیکھ اور مجھے آزما اور میرے خیالوں کو پرکھ اور دیکھ کہ اگر مجھ میں کوئی بری راہ ہے اور مجھے ابدی راہ میں لے چل"۔ میں چاہتا ہوں کہ تمام مطالعین ان آیات کو حفظ کریں۔ اگر ہم سب اِس دعا کو ہر روز بڑی دیانتداری سے مانگا کریں تو ہماری زندگی میں بڑی تبدیلی ہوجائیگی۔ "مجھے جانچ" نہ کہ میرے پڑوسی کو۔ دوسروں کے لئے دعا مانگنا آسان ہے مگر اپنی جانچ پڑتال کرنی بڑی مشکل ہے۔ مجھے اِس بات کا خطرہ ہے کہ ہم جو خداوند کے کام میں مشغول ہیں اپنے ہی تاکستان کی بابت بڑی غفلت میں ہیں۔ اِس زبور میں داؤد اپنی ہی چارپائی کے نیچے لاٹھی پھیرتا ہے۔ خدا کے میرے جانچنے اور میرے اپنے آپکو جانچنے میں فرق ہے ممکن ہے کہ میں اپنے دل کو جانچوں اور یہہ فتوےٰ دوں کہ بالکل درست ہے۔ مگر جب خدا مجھے ایسے طور پر جانچتا ہے جیسے کہ چراغ لیکر ڈھونڈھتے ہیں تو بہت سی باتیں ظاہر ہوجاتی ہیں جنکی بابت شاید میں کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ "میرا امتحان کر"۔ داؤد اسوقت آزمایا گیا تھا جبکہ اُس نے اپنے باپ ابراہام کے خدا سے اعماض کیا۔ "میرے خیالوں کو دیکھ"۔ خدا خیالوں کو دیکھتا ہے۔ کیا ہمارے خیالات خالص ہیں؟ کیا ہمارے دلمیں خدا کے یا اس کے لوگوں کے برخلاف خیالات پائے جاتے ہیں یعنی دنیا میں کسی شخص کے برخلاف؟ اگر ایسا ہی ہے تو ہم خدا کی نظر میں راست نہیں ہیں۔ آہ! خدا ہم میں سے ہر ایک کو جانچے۔ میرے دانست میں داؤد کی اِس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں جو ہم مانگ سکتے ہیں۔ مقدس تواریخ میں نہایت سنجیدہ باتوں میں سے ایک یہہ ہے کہ جب مقدس لوگوں کے (یعنی وہ لوگ جو سب سے بہتر ہیں) امتحان ہوگئے اور آزمائے جانیکا ذکر آتا ہے تو وہ خدا کی نظر میں نہایت ہی کمزور پائے گئے۔

ہم یقین کرلیں کہ ہم راست ہیں۔ آئیزک امبروس اپنی کتاب "تحقیقات نفسی" میں یہہ پر معنی الفاظ بیان کرتا ہے۔ "ہم اپنے دلوں میں وقتاً فوقتاً یہہ دو سوال کیا کرتے ہیں (۱) اے دل تو کیسا ہے؟ یہہ الفاظ تو چند ایک ہی ہیں مگر بڑے سنجیدہ ہیں۔ اب دیکھو یہہ پہلا سوال ہے اور پہلا سلام ہی جو ہم ایک دوسرے کے ساتھ استعمال کرتے ہیں یعنی آپ کیسے ہیں؟ خدا کرے کہ ہم بعض اوقات اپنے دلوں سے ایسا ہی پوچھا کریں۔ اے دل تو کیسا ہے؟ تیری روحانی حالت کیا ہے؟ (۲) "اے دل تو کیا کریگا؟ یا اے دل تو کیا سوچتا ہے کہ تیری اور میری بابت کیا واقع ہوگا؟ جیسا کہ اُس مرتے ہوئے رومی نے ایک دفعہ کہا تھا "غریب بیچاری مصیبت زدہ روح تو اور میں کہاں جا رہے ہیں اور جب تو اور میں جدا ہو جاوینگے تو ہمارا کیا حال ہوگا؟"

یہی بات موسیٰ نے بھی اسرائیل سے پوچھی تھی اگرچہ الفاظ دوسرے تھے۔ کاشکہ وہ اپنے آخری انجام پر غور کرتے! اور کاشکہ ہم ہمیشہ اپنے دلوں سے یہی سوال پوچھا کریں تاکہ اِس پر غور و تفحص کریں! داؤد کہتا ہے کہ اپنے ہی دل سے بات چیت کرو یعنی تم اور تمہارے دل اِس معاملہ پر بڑی کوشش اور جد و جہد سے بحث کریں تمہارے دل اِن باتوں پر سوچنے اور غور کرنے میں ایسے لگ جاویں تاکہ وہ اپنی تہہ سے بولیں۔ گفتگو کرو یعنی اپنے اندرون کے ساتھ نہایت ہی سنجیدہ اور صاف سمجھ اور واقفیت پیدا کرو"۔

مغربی تہذیب

یہہ امر تو سب پر کافی طور پر واضح اور لایح ہے کہ تمام مغرب ایک وقت تہذیب کے ہر ایک پہلو میں گرا ہوا تھا اگرچہ انکی بادشاہت اور حکومت اپنی تھی وہ کسی غیر بادشاہت کے ماتحت نہ تھے تو بھی تہذیب کا وہ مرتبہ جو آج انکو حاصل ہے اسوقت انکو ہرگز نصیب نہ تھا تواریخ اِس بات کی شاہد ہے کہ یورپ میں تہذیب مسیحی مذہب کے ساتھ ہی پیدا ہوئی اور اسی ہی مذہب نے انکو علم و فضل کے اِس اوج تک پہنچا دیا جسکو آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں جسطرح اور مقلد ہیں مذہب ہی ایک ایسی شے ہے جس سے کہ تہذیب پیدا ہوتی ہے۔ سلیمان اپنی کتاب امثال میں فرماتا ہے کہ "خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے"۔ اور جب سلیمان اپنے والد داؤد کی وفات کے بعد سریر سلطنت پر رونق افروز ہوا تو وہ ایک معمولی شخص تھا مگر جب اُس نے خدا سے دعا کی کہ "تو اپنے بندے کو ایسا سمجھنے والا دل عنایت کر کہ وہ تیرے لوگوں کی عدالت کرے۔ تاکہ میں نیک اور بد کی امتیاز کروں۔ کہ تیرے ایسی بھاری گروہ کا انصاف کون کرسکتا ہے؟" تو جیسا کہ مرقوم ہے "یہہ بات خداوند کے آگے خوش آئی کہ سلیمان نے یہہ چیز مانگی" اور اسکی دعا کے جواب میں یوں فرمایا کہ "دیکھ کہ میں نے ایک عاقل اور سمجھدار دل تجھکو بخشا ایسا کہ تیرے مانند تجھ سے آگے نہوا اور نہ تیرے بعد تجھ سا کوئی ہوگا اور میں نے تجھکو اور کچھ بھی دیا جو تو نے نہیں مانگا یعنے دولت اور عزت ایسی کہ بادشاہوں کے بیچ تمام عمر کوئی تیری مانند نہوگا"۔ لہذا جو اقبال اور دانائی اسکو اپنے زمانہ میں حاصل تھی سو کلام الٰہی سے مصرح ہے۔ اسی طرح مغرب نے اُسی خداوند

کے قبول کیا اور اسی ہی سے تمام دانائی اور تہذیب اور وسعت سلطنت حاصل کی جو آج ہم دیکھتے ہیں۔

غیر ممالک کیطرف غور کرو جنمیں مسیحی مذہب اب تک نہیں پھیلا۔ اگرچہ وہ باحکومت و سروت ہیں مگر انکے اپنے اپنے مذاہب نے انکو تہذیب کا سبق نہیں دیا باوجود اس قدر زمانہ کے وہ ابتک اس مکتب کے طالبعلم نہیں بنے اور نہ ایسی تعلیم انہوں نے پائی۔ جاپان کا بھی یہی حال ہے۔ اگرچہ مدت مدید سے بدھ مذہب ان کا آبائی مذہب رہا مگر تہذیب سے وہ بھی محروم رہے اور اب چونکہ مغربی مذہب نے انکے درمیان جڑ پکڑی اور آئے دن بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے لہذا تہذیب کی دیگر شاخیں بھی ایں ہری بھری اور بارآور ہوتی جاتی ہیں اور ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ وہ مغرب کا ہمپلہ اور اگر وہ خدا کے اس خوف میں زیادہ ترقی کرتا گیا تو یقین واثق ہے کہ اس سے بھی گوے سبقت لیجاویگا۔ ہندو کو وید مذہب نے یہہ تہذیب نہیں سکھلائی جس کے آج ہمارے ہندو بھائی مدح اور مشتاق ہیں ہند میں کسی مذہب نے جیسے اپنا علم نصب کر دیا ہے باوجود اسکی سخت مخالفت ہونیکے بھی اس نے وہ انقلاب پیدا کر دیا ہے کہ جسکو آج ہمارے اہل وطن محسوس کر رہے ہیں۔

فرض کرو کہ اگر مسیحی مذہب ہند میں بالکل نہ ہوتا تو ہم پوچھتے ہیں کہ اسکی آج کیا حالت ہوتی ہماری دانست میں وہی حالت ہوتی جو انکی اول ایام میں تھی۔ ہندو مذہب تو اپنے میں ترقی کے اصول ہی نہیں رکھتا۔ تو بھلا کب اسکی ترقی ہوتی اور تہذیب کا یہہ مرتبہ جو آجکل اہل ہند کو ایک گونہ نصیب ہے کبھی حاصل نہوتا۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ جوں جوں مسیحی مذہب اس ملک میں ترقی کرتا جاویگا توں توں تہذیب میں بھی ترقی ہوتی جاویگی۔

تمام تہذیب کی بنیاد سچا اور الہی مذہب ہے۔ ہمارے ملک میں ایک عام محاورہ مروج ہے جسپر ذرا غور کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اکثر کہا جاتا ہے کہ "تو بڑا بدتہذیب ہے" یا "فلاں شخص بڑا بدتہذیب ہے" ہم پوچھتے ہیں کہ یہہ کسی معنی کے لحاظ سے مستعمل ہے کیا اس سے مراد یہہ ہوتی ہے کہ وہ شخص سائنس اور آرٹس میں قاصر ہے؟ یا وہ علوم سے بے بہرہ ہے؟ یا کیا اسکو ایجاد کا ملکہ نہیں ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہہ فقرہ سوسائٹی اور مورالٹی سے علاقہ رکھتا ہے۔ مگر سوسائٹی اور مورالٹی کا مخرج اور منبع کیا ہے؟ سچا مذہب۔ جہاں سچا مذہب نہیں ہے تہذیب بھی نہیں ہے۔ اور تمام تہذیب کی بنیاد سچا مذہب ہے۔ جن ممالک میں مسیحی مذہب جاری نہیں ہے وہ تہذیب کے مرتبہ سے بہت ہی گرے ہوئے ہیں عقل سلیم وہاں کام نہیں دیتی۔ دیگر دنیاوی مذاہب اس بارے میں ان کے ممد و معاون نہیں ہو سکتے ذرا مسیحی ممالک اور ان ممالک میں جاکر دیکھو جہاں دیگر مذہب مروج ہے ایسی حالت ہو رہی ہے جو تہذیب سے بعید ہے پس جبتک ہندو مسیحی مذہب کو دل سے پورے طور پر قبول نہ کریگا تب وہ اس تہذیب کو ہرگز نہ پہنچیگا جہاں پر آج اہل مغرب کا پائوں جما ہوا ہے۔

کیا ہمارے ملک میں علم کی کمی ہے؟ کیا ولایت کے اور ہند کے گریجوایٹ اور ایم ڈی اور بیرسٹر اور انجینیر کی ہمارے ہندوستانی بھائیوں کے درمیان کمی ہے؟ صنعت اور حرفت اور فائن آرٹس سے لوگ بے بہرہ ہیں؟ جہانتک تجربہ اور مشاہدہ شاہد ہے ہند ان تمام امور میں خاص ہے۔ شاید صنعت و حرفت میں کم ہو تو ہو لیکن کیا اس سے تہذیب کا سبق انسان حاصل کر سکتا ہے؟ کیا ایجاد کرنے سے کوئی قوم مہذب ہو سکتی ہے؟ یا بڑے بڑے لکچر دینے اور اعلی مضامین کی کتابیں تصنیف کرنے سے انسان تہذیب کی منزل پر پہنچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر یہہ تمام باتیں انسان کو مہذب بنانیوالی ہوں تو اس امر کی شکایت بیجا ہے۔ کیونکہ ہند ان باتوں سے اب خالی نہیں ہے ہمارے بعض معزز اور محتشم ایڈیٹران کیوں سوشل ریفارم کو پیش لگ کر بجا ٹوٹ پر افسوس ظاہر کرتے ہیں؟ کیوں اکثر معززین نے سماجوں اور انجمنوں سے اپنا قطع تعلق کر لیا؟ کیوں اخباروں میں تہذیب کی بابت قوم سے اپیلیں کی جاتی ہیں؟ ہماری دانست میں علوم و فنون اور سائنس آرٹس اور اختراع و ایجاد کا ملکہ تہذیب کی بنیاد و ذریعہ نہیں ہو سکتے

تہذیب کی بنیاد دو باتیں ہیں یعنی خدا کی ابویت کا اور انسان کی اخوت کا خیال و یقین اور ان کے بموجب چلنا جہاں یہہ دو اصول ہیں وہاں تہذیب کا ڈیرا ممکن نہیں یہہ دونوں اصول سوائے مسیحی مذہب کے کسی مذہب میں پائے نہیں جاتے لہذا جبتک ہند مسیحی مذہب سے مانوس اور مستفید نہوگا تب تک تہذیب حقیقی کو کبھی نہ پہنچیگا۔

آجکل جو اکثر شکایت کی جاتی ہے یورپ میں مسیحی مذہب کو عموماً لوگ چھوڑتے چلے جاتے ہیں تو یہہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے اور یہہ قریباً ایک کلیہ قاعدہ ہے کہ انسان جسکی تھالی میں کھاتا ہے اسی کی تھالی میں چھید کرتا ہے۔ جس سے تیر اندازی کا علم کسی نے سیکھا اسی کو اپنا ہدف بناتا ہے۔ وہ کیوں جانتے ہو وہ خدا ہی پر لحاظ کرو جسکی پیدائش یہہ انسان ہے۔ انسان کے لئے کیسے عمدہ عمدہ اور مفید مطلب سامان اس نے مہیا کر دیئے ہیں اور طرفہ اس پر یہہ کہ آج لاکھوں اور کروڑوں ایسے اس دنیا میں موجود ہیں جو خدا ہی کو نہیں مانتے کہ وہ ہے اور جو خدا کو زبان سے مانتے بھی ہیں وہ ایسی تعلیم دیتے اور اسپر یقین کئے بیٹھے ہیں کہ خدا کو ہمسے واسطہ ہی کیا ہے وہ کسی کو سزا و جزا اپنی مرضی کے مطابق دے ہی نہیں سکتا۔ سب کچھ اپنے کرموں کا پھل ہے جو انادی ہے۔ بیچارہ خدا اپنے تمام کام میں مادہ کا محتاج ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس قسم کے مادہ پرست یعنی میٹریالسٹ تمام یورپ اور ہند میں بکثرت موجود ہیں۔ ایسے ہی لوگ مسیحی مذہب سے متنفر ہوتے جاتے ہونگے۔ خیر کچھ مضائقہ نہیں۔ آخر کو انکا رجوع پھر اس طرف ہو جائیگا۔ اور ہم ان سب لوگوں کے لئے تہ دل سے دست بدعا ہیں کہ خدا انکو چاہ ضلالت سے نکال کر اس جلالت میں داخل کرے جسمیں وہ اسکو دیکھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرکے ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔

نیو یارک میں پتہ لگا ہے کہ بہت سی اموات لکڑی کے صندوقوں میں شراب کے رکھنے سے ہوئی ہیں۔

مراسلات

سخت صدمہ

اس جگہ عرصہ سے بابو ولسن صاحب انجیل کی منادی کا کام کرتے ہیں۔ مگر صدمات نے ان کو بے بس کر دیا ہے چنانچہ عرصہ تین سال کا ہوا۔ کہ ان کا چھوٹا لڑکا آرٹ سکول لاہور میں تعلیم پاتا ہوا فوت ہو گیا۔ اور پھر تھوڑے عرصہ بعد ان کا بڑا بیٹا مسٹر جان ولسن ہیڈ ماسٹر مشن سکول مجیٹھ فوت ہو گئے۔ ان کی موت کا سخت صدمہ ابھی بھولا ہی نہ تھا۔ کہ آج وہ ایک اور نئی آفت میں آ گئے یعنی ان کی اہلیہ بھی آج بیماری تپ دق سے قریباً عرصہ پانچ ماہ بیمار رہ کر راہی ملک بقا ہوئی جسکی سخت موت نے ان کو اور بھی رنج پہنچایا۔ واقعی موت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے پنجہ سے کسی کی رہائی نہیں۔ اس ظالم نے ہزاروں خاندان تباہ کر دیئے۔ مگر کسی پر اسکو رحم نہیں آیا ہم خداوند سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فضل سے مرحومہ کے پس ماندگان کو تسلی دیوے فقط

راقم

بابو طالع الدین عیسائی سوجانپور

حال وارد پٹھانکوٹ

سیلون کے ہائی کورٹ میں سزا دینے کا ایک نیا طریقہ جاری ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ فوجداری کے مقدمہ میں تامل شخص نے جھوٹی گواہی دی مجسٹریٹ نے حلف دروغی میں اسپر پچاس روپیہ جرمانہ کر دیا اور حکم دیا کہ باہر جا کر مجمع میں چلا چلا کر کئی مرتبہ یہہ کہدے کہ "مجھے جھوٹی گواہی دینے کے لئے پچاس روپیہ جرمانہ ہوا ہے"۔

بلیا میں ایک عجیب لڑکا پیدا ہوا تھا جو پیدا ہوتے ہی فوت ہو گیا۔ اس کا سر پیٹھ کیطرف تھا۔

جناب

اڈیٹر و منیجر نور افشان

جواب کو اپنے پرچہ نور افشان میں جگہ دیکر مشکور فرمائیں کیونکہ جناب برخوردار خانصاحب اس سوال پر چند مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں میں جو کچھ اسکے متعلق علم رکھتا ہوں اسکو ظاہر کر دوں۔ اور جو کچھ اس فقیر نے اعتراض کیا ہے اسکو جس عیسائی صاحب کا جی چاہے سچائی کو پیش نظر رکھکر حل کرے مگر جواب تسلی بخش ہو ورنہ رسالے وغیرہ بہت دیکھے ہیں کوئی تسلی بخش نظر نہیں آتا فضول وقت برباد نکریں۔

برخوردار خانصاحب کا سوال اہل اسلام سے متعلق قرطاس یہہ تھا کہ آنحضرت نے وہ نجات نامہ لکھا؟ یا نہیں؟ اگر لکھا تو کوئی مسلمان اس سے باخبر نہیں۔ اور اگر نہیں لکھا تو تمام مسلمان گمراہ ہیں اور چونکہ نہیں لکھا گیا تو مسلمان گمراہ ہیں اور تمام اعتراض کا لکھنا اور اس کا اعادہ کرنا دشوار تھا اس کے خلاصہ لکھدیا۔

خلاصہ جواب اتنا ہی ہے۔ وہ ہدایت نامہ لکھا گیا اور ضرور لکھا گیا۔

طلب قرطاس کا دن روز پنجشنبہ ہے اور روز وفات کا دوشنبہ تب پانچ دن زندہ رہے۔ پس کسی اور کے یہاں اس کا حوال ہو یا نہو لیکن شیعہ مذہب میں بلا خلاف و بلا اختلاف یہہ امر ثابت ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک صحیفہ تھا۔ اس کا کوئی تاریخی حال کہ رسول اللہ نے کب لکھکر دیا ہے گو کوئی نہ جانے مگر شیعہ کے یہاں ایک صحیفہ رسول کا جسکو علی کو دیا تھا تاریخی طور پر ثابت ہو جس کا ذکر علامہ طوسی نے کیا ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب نے اگر میری یاد غلطی نہ کرے تو شیعہ پر طعن کرتے ہوئے اس صحیفہ کا کہیں کچھ ذکر کیا ہے چونکہ اس وقت کچھ ایسی چپقلش ہوئی کہ ایک پارٹی یعنے جناب خلیفہ ثانی کے لوگ وہاں سے کہیں دوسری جگہ اٹھ گئے اور علی کی پارٹی میں لوگ کم تھے اور یہہ پارٹی ہمیشہ کم زور رہی اسوجہ سے اس کا زیادہ مفصل تاریخی حال نہ لکھا جا سکا بس اتنا ہی نشان مل سکا کہ ایک صحیفہ علی کے پاس تھا بس گو کسی کے اسکی نسبت کچھ ہی خیالات ہوں مگر اصل میں یہہ وہی ہدایت نامہ تھا کہ رسول اللہ نے علی کو لکھکر دیدیا تھا جو ان کے پاس تھا جس کا تعلق خاص ہدایت سے تھا خلافت وغیرہ کے جھگڑے سے کوئی واسطہ نہیں وہ تو بجائے خود ہو ہی چکی تھی۔ اور اتنا وجود کافی ہے جسکی وجہ سے کوئی بھی مسلمان گمراہ نہیں ہے فقط

اس حقیر کا اعتراض اول یہہ ہے کہ برخوردار خانصاحب یا جس عیسائی کا جی چاہے سچائی کا خیال کر کے جواب دے جو تسلی بخش ہو ورنہ وہ میرا جواب نہیں ہے سوال یہہ ہے۔ کہ جناب مسیح خدا کے حقیقی فرزند ہیں؟ یا مجازی!

اگر مجازی فرزند ہیں تو عیسائیوں کا فائدہ نہیں بہت لوگ ویسی ہی ہیں۔ اور اگر حقیقی ہیں تو مسیح نے ابن آدم بھی اپنے ہی منہ سے کہا ہے دوسرا منہ نہیں تھا پس جو کچھ تاویل ابن آدم ہونیکے واسطے بنائی جائیگی وہی عذر ابن اللہ ہونے کے لئے ماننا پڑیگا جس سے وہ ہرگز ہرگز حقیقی فرزند نہ ٹھہرے اور جب حقیقی فرزند نہوے مدعا غیر ثابت ہے۔

یہہ اعتراض حل ہو جائے تو اور بھی پیش ہوں۔

خادم الاسلام

حکیم محمد مہدی لکھنوی مقیم پٹنہ

پریسبیٹیرین چرچ کی جنرل اسمبلی نے جو بفیلو نیویارک میں فراہم ہوئی تھی کثرت الرائے سے منظور کر لیا ہے کہ یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ کی پریسبیٹیرین چرچ اور کمبرلینڈ پریسبیٹیرین چرچ ذیل کی بنیاد پر باہم اتحاد و اتفاق کر کے ملجاویں۔ وہ بنیادیں یہہ ہیں (۱) یہہ اتحاد ویسٹ منسٹر کے ۱۹۰۳ء کے عقیدہ نامہ اور دیگر تعلیم اور کلیسیائی اصولوں پر مبنی ہو۔ (۲) اور کہ نئے اور پرانے عہد ناموں کے نوشتے خدا کا الہامی کلام مانا جاوے جو ایمان اور عمل کا اکیلا اور غلطی سے مبرا قانون ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی دیوتاؤں کی تعداد ۸۰ لاکھ ہے۔



میلہ دیوالی امرتسر

یہہ میلہ تمام پنجاب میں مشہور معروف ہے جس کے باعث سوداگران ہر قوم خریدار روشنی نظر آتے ہیں افغان اس میلہ پر بکثرت آتے ہیں کہ گویا حج اکبر کرینگے اگرچہ دیگر اقوام بھی کچھ کم نہیں آتیں تاہم بلحاظ مذہب محمدی زیادہ آتے ہیں جکہ افغانی آمیزش کے باعث دماغی خون آنکھوں پر نازل کرتے ہیں شکر حق کہ مشن بھی ایسے موقع کو ضائع نہیں جانے دیتی ہمیشہ سے برابر چرچ مشن کی طرف سے خیمہ منادموجود رہتے ہیں حسب دستور اس میلہ پر بھی سی ایم ایس کے کارندے کمربستہ مستعد خدمت یکے بعد دیگرے بڑی گرمجوشی سے بشارت الٰہی بلکہ حق پر گواہی دیتے رہے دیوالی سے ہم یوم اول اور یوم بعد تک برابر خدمت انجیل جلیل ہوتی رہی ہر روز چندہ مواقع خدمت اقدس کے رونما ہوئے جنکے لئے صدق دل سے دعا ہے کہ مالک اپنی زراعت پر اثر بخش باران رحمت روح القدس برسادے تاکہ ان بچاروں کو پورا چین نصیب ہو آمین بنام آمین ثم آمین۔

اگرچہ محمدیوں اور سکھوں نے خصوصیت کے ساتھ ترغیب حق پائی مگر چند امور از حد ناقص تھے (۱) امداد میڈیکل مشن یعنے میڈیکل مشن کی طرف سے دو کلرندے امداد کی بیکر میں نازل ہوتے تھے (الف) ایک صاحب تو ہر روز زیب کا بکھیڑا کھڑا کرتے تھے جس سے کہ اردو کی تحت بھی کچھ دیر تک مکروہ ہو جاتی تھی (شاید میڈیکل مشن امرتسر کی انجیل زیب و زینب ہی ہیں بس افسوس (ب) دوسرے بزرگ صورت پوپی کلمہ گو تھے جنکے باعث تہذیب سے بھی گذر جاتے تھے۔

(۲) کھانے پینے کا انتظام از حد ناقص و مکروہ تھا منتظم صاحب جب دیکھتے تھے کہ روٹی ہے مگر ترکاری نہیں تو کہ ترکاری ببرکت پانی بکثرت ہو گر روٹی ندارد تو جھٹ نوکر کو برا بھلا کہتے کہ اسکی بے ایمانی ہے حالانکہ منتظم صاحب اپنے انتظام کی آپ ہی تعریف کیا کرتے تھے مگر اب کے کچھ بے پرواہ رہے۔

چاہیئے وقت سرسام بچارے منادوں کو مار ناپھرتا تھا مگر محض خداوند نے ہی بچالیا۔ کیوں نہ ہو جائے اشرنگ اور دودھ اسکی شوخی کو کبھی رنج نکرے فی الحقیقت بے پرواہی نہ تھی مگر خراب خستہ طور پر کھلایا کر بلکہ بھوکا مار کر۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ کیوں نہو مشن کے معتبر ہیں کہ شک آرکا ذکر و دو۔

سب سے بڑی خوبی بشارت دینے میں یہہ تھی کہ جناب پادری ڈاکٹر ہیگنز صاحب خرافات کو پھینک کر خالص انجیل سناتے تھے اور کارندوں کو بھی محض خالص انجیل کے پیش کرنے کے لئے تاکید فرماتے تھے۔ واقعی یہی حسن طرق موعظت ہے جسپر کہ بہت لوگ توجہ نکرنے کے باعث عوام الناس کو بجائے رغبت کے نفرت دلاتے ہیں۔ مثلاً میڈیکل مشن امرتسر میں مجہول اور بے تمیز بھی وعظ کرتے ہیں کیا جیون چڑاسی وعظ کر سکتا ہے افسوس۔ گرہمیں مکتب است این ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔

دیوالی کی اصلیت

کلام حق سے اسکی بنیاد جدعون کے خالی گھڑے اور ان کے اندر چراغ یا کہ شعلیں ہیں اہل ہنود سی کو بڑھا گھٹا کر دیوالی بنا بیٹھے ہیں الحق کلام حق کی دنیا چور ہے کیا ہی بہتر ہوتا کہ چشمہ کو بھی مانتے نہ کہ اس کے دو گھونٹ پانی کو خیر وقت آرہا ہے جبکہ سارا شہر ایک دور ہو جاویگا اور راستی قائم ہوگی آمین۔

نظم از مزامیر شاہ بازی

مسیح کے نام کا تا دوام اب رہیگا مذکور
ہاں جبتک سورج رہیگا وہ ہو وے گا مشہور
لوگ اس کے باعث پاوینگے برکتیں ابدی
اور اسکی سب مبارک کہاویں سب قومیں گا زنگی
مبارک دائم نام جلیل اور ساری سرزمین
جلال سے اسکے ہو معمور آمین اور پھر آمین

شمار سامعین

مبالغہ کا ڈر جان کھاتا ہے تاہم راستی بول اٹھتی ہے کہ ہزار سے زیادہ سامعین تھے جنہوں نے کہ بشارت حق پائی اب ان کے لئے سرگرم اور پیوستہ دعاؤں کی ضرورت باقی ہے جوکہ نا عذر کرنا گویا انکا خون کرنا ہوگا۔ مالک برکت بخش

منادوں کی بہادری

اول۔ گرد بلا نامل دکھلاتی تھی کہ ع زمین شش شد آسمان گشت ہشت۔

دوم۔ گرسنگی اپنا کرتب دکھلاتی تھی۔ مگر بہادران انجیل گروہی سے پیٹ بھر کر المسیح المسیح الرب الرب۔ گلا پھاڑ پھاڑ کر بے دھڑک سناتے تھے کیوں نہو جیسا پیشوا ویسے پیرو ہوا ہی کرتے ہیں۔ الحق۔ میں آیا ہوں کہ تم زندگی پاؤ الخ سے جب زندگی پہنانے کا عطیہ پاچکے تو گرد اور بھوک کیونکر روک سکے۔ فرد

خدمت انجیل بندے سے کرتے نہیں۔ کم بخت یار سے اُسکا بھلا ہے ذکر کیا۔

بے پرواہی

ایک سکھ بھائی طالب حق خیمہ میں آیا اور راستی کا راستی سے اقرار کیا مگر دہشتہ بلا یا گیا۔ کار بدست مختار کا مقولہ جان مارتا تھا جس کے باعث ایک جان ہاتھ سے گئی

الراقم

ملک روشن خان خادم انجیل از جنڈیالہ ضلع امرتسر

۱۱۴۶ امیدواران کو جو ۱۹۱۰ء میں مٹریکولیشن امتحان میں داخل ہوئے تھے انکی بدچلیوں کے سبب سے یہہ سزا دی گئی ہے کہ وہ ایک سے دو سال تک اس امتحان میں داخل نہیں ہو سکینگے۔

سوچنے کے لائق

اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ میں ایک مضمون بعنوان مندرجہ بالا شائع ہوا ہے جس پر کچھ التماس ضروری پیشکش ہے۔

قولہ۔ صفحہ ۹ سطر ۱۵ بپتسمہ یافتوں کی تعداد بہت کم ہے پس نقص اسی طریقہ میں ہے۔

اقول اگر اس منطق کی بنا پر بپتسمہ یافتوں کی کمی ایک نقص قرار دیجاوے تو فی الحقیقت پاک انجیل اور مقدس رسولوں سے بھی منحرف ہونا پڑیگا مثلاً کلام حق ناطق ہے اقرا: ۱۷ کیونکہ مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کو نہیں بلکہ انجیل سنانے کو بھیجا۔ چونیاں ضلع لاہور کے تیار خاندانوں کو کیوں جناب نے کوشش چھوڑ کے بپتسمہ سے محروم رکھا کیا یہ بھی کارندوں کا قصور تھا؟

قولہ۔ صفحہ ۹ سطر ۲۶ سے تعلیم دیجاوے مگر ضعیف العمر کارندوں کے ذریعہ سے نوجوان کارندوں کے ذریعہ (مراد حضرت زمانہ کارندوں سے ہے)؛

اقول۔ اگر ایک ضعیف العمر کے ہمراہ ایک جوان کارندہ ہو تو کچھ نقص نہیں بلکہ جوان بوڑھے کی تقلید کر کے بڑھاپے میں دلقبول جناب زیادہ مفید ثابت ہوگی اور یوں بوڑھے کارندے معدوم ہو جائینگے بلکہ برابر سلسلہ جاری رہیگا؛

اقوال باقی۔ اقوال باقی میں انگریزوں اور دیسیوں کی بابت بہت کچھ درفشانی کی گئی؛

اقول۔ جو کچھ انگریز کارندوں کی بابت آپ فرماتے ہیں وہ کچھ تو درست ہے مگر کلیتاً نہیں۔ باقی رہے بے چارے دیسی ان سے آپکا ناراض ہو جانا کچھ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ جناب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ تو فی الحقیقت جناب ہی کی تصویر ہے۔ دیس۔ مزید برین آپ کے نادر خیالات شاہد ہیں کہ اخبار تحفہ سرحدیوں میں آپ ہی عاشق المسیح بنے تھے یا کہ جناب ہی کا کوئی چیلہ چانٹا۔ طرز تحریر و اظہار خیالات خاص الخاص جناب ہی کا چہرہ مبارک دکھلاتے ہیں؛

آپکا واقف کار از جنڈیالہ ضلع امرتسر

کرسچن اینڈیور

جو کچھ

دسمبر ۱۲۔ خدا کی مرضی یوحنا ۵: ۳۰۔

" ۱۳۔ خدا کے حکم مانو لوقا ۱۱: ۲۷ و ۲۸

" ۱۴۔ اوروں سے نیکی کرو متی ۲۵: ۳۴-۴۰

" ۱۵۔ دنیا پر غالب آؤ ۱۔ یوحنا ۵: ۱-۵

" ۱۶۔ اوروں کو مسیح کے پاس لے آؤ متی ۱۰: ۱-۷

" ۱۷۔ پھل لاؤ یوحنا ۱۵: ۱-۸

" ۱۸۔ اتوار۔ جو کچھ وہ چاہتا ہوں کہ میں کروں متی ۶: ۱۰ یوحنا ۱۵: ۱۰-۱۴؛

خداوند کی دعا میں لکھا ہے تیری مرضی پوری ہو۔ کیا تمنے کبھی خیال کیا ہے کہ "تیری بادشاہت آئے" اور تیری مرضی پوری ہو ہے کے معنے قریب قریب یکساں ہیں؟ اگر ہم چاہیں کہ خدا کی بادشاہت آئے تو لازم ہے کہ ہم اسکی مرضی کو پورا کریں اور یہ نہیں ہے کہ جتنی ہم چاہیں ہم پوری کریں اور جتنی چاہیں چھوڑ دیں نہیں۔ جو کچھ اس نے حکم دیا سارا کرنا پڑیگا۔ "یہ جو کچھ" کا لفظ دو طرفہ ہے۔ ایک حصہ یہ ہے جو کچھ خدا نے حکم کیا جو کچھ خدا کی مرضی ہو جو کچھ ہمارا فرض ہے اور دوسرا حصہ یہ ہے جو کچھ خدا نے وعدہ کیا جو کچھ اس نے ہمارے لئے خزانہ تیار کر رکھا ہے جو کچھ اس نے ہمارے واسطے انتظام کیا ہے ایک طرف ہمارے فرائض ہیں اور دوسری طرف خدا کے وعدے۔ ہمارے فرضوں کے بارہ میں کون کونسے جملہ بن سکتے ہیں اور خدا کے وعدوں اور انتظام کی بابت کون کونسے جملہ بن سکتے ہیں۔ ایک طرف خدا کے وعدہ ہیں اور دوسرے طرف ان وعدوں کی شرطیں ہیں۔ ہر وعدے کی شرط ہے اور ہر فرض با شرط کے ساتھ ایک وعدہ ہے۔ ہر کام کا اجر ہے اور بغیر کام کے کوئی اجر نہیں۔

آج کا بہت ہی عمدہ مضمون ہے۔ خدا سے دعا کرو کہ جو کچھ وہ تم سے چاہتا ہے تم پر ظاہر ہو جاوے اور پھر اسے اس کی مرضی پوری کرنے کی طاقت کے واسطے عرض کرو؛

کلام اللہ کی تلاوت

گذشتہ ہفتہ ہمنے ایک خدا کے کلام کے پڑھنے اور دعا مانگنے کے عہد نامہ کا ذکر کیا اور اس کے چند فواید کا بیان کیا۔ یہ مذکور کی پشت پر بہت عمدہ نصیحت کی باتیں درج ہیں۔ پہلے موثر دعا کے بارہ میں اور پھر کلام اللہ کے مطالعہ کرنے کے بارہ میں نصیحت دی گئی ہے۔ دعا مانگنے کے واسطے یہ ہدایتیں دی گئی ہیں؛

(۱) کسی خاص مقصد کے لئے ہونی چاہئے۔

(۲) خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی کے مطابق ہونی چاہئے

(۳) خدا کی مرضی کی تابعداری کے ساتھ ہونی چاہئے

(۴) ایسی بڑی آرزو اور زور کے ساتھ ہونی چاہئے جیسا کہ وہ مقصد بڑا اور ضروری ہے جس کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔

(۵) چاہئے کہ یہ درست ارادہ اور مناسب تحریکوں سے پیش کی جائے۔

(۶) یہ روح القدس کی سفارش سے ہونی چاہئے۔

(۷) یہ استقلال کے ساتھ ہونی چاہئے۔

(۸) مسیح کے نام سے مانگی جائے۔

اگلے ہفتہ وہ ہدایتیں پیش کرونگا جو خدا کے کلام کے پڑھنے کے بارے میں اس عہد نامہ کی پشت پر درج ہیں۔ خط و کتابت پادری ٹی گریم بیلی وزیرآباد سے کرنی چاہئے؛

خبر ہے کہ روسی بیڑہ سویز میں پہنچ گیا۔ بڑے دکن کشتیوں کو حکم ہوا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر سویز سے پار نکل جاویں بیڑہ کو کوئلہ لادنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ امید کیجاتی ہے کہ وہ کل وہاں سے روانہ ہو جاویگا یعنی ۲۷ نومبر کو۔

یتقون ط

۷ - انعام ۸/۶ وذر الذین اتخذوا دینہم لعبا ولہوا وغرتہم الحیواۃ الدنیا وذکر بہ ان تبسل نفس بما کسبت لیس لہا من دون اللہ ولی ولا شفیع -

۱۱ - یونس ۱/۲ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ الایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذالکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون ط

۲۱ - السجدہ ۱/۴ اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ الایام ثم استوی علی العرش مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع افلا تتذکرون ط

۲۴ - مومن ۲/۱۸ وانذرھم یوم الازفۃ اذ القلوب لدی الحناجر کاظمین ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع ط

۲۱ - روم ۲/۱۳ ولم یکن لہم من شرکائہم شفعاؤا وکانوا بشرکائہم کافرین ط

۲۴ - زمر ۵/۴۴ ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء قل اولو کانوا لا یملکون شیا ولا یعقلون ط

۲۴ زمر ۵/۴۴ قل للہ الشفاعۃ جمیعا لہ ملک السموات والارض ثم الیہ ترجعون ط

۱۱ - یونس ۲/۱۸ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ھولاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبؤن اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ وتعالی عما یشرکون ط

۷ - انعام ۱۱/۹۵ ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ وترکتم ما خولناکم وراء ظہورکم وما نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انہم فیکم شرکوا لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون ط

۱ - بقر ۶/۴۸ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیا ولا یقبل منہا شفاعۃ ولا یوخذ منہا عدل ولا ہم ینصرون ط

نور افشاں

آیت میں لکھا ہے کہ "اپنے بندہ سے حساب مت لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بے گناہ ٹھہر نہیں سکتا" اور پہلے یوحنا کی ۱/۸ میں مذکور ہے کہ "اگر ہم کہیں کہ بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں" اور رومیوں کی ۳/۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے کہ "کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کا ڈھونڈنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں اور ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی انکی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" اور پھر رومیوں کے ۵/۱۲ آیت میں لکھا ہے کہ "جس طرح ایک شخص کے وسیلے گناہ اور گناہ کے سبب موت دنیا میں آئی اسی طرح موت سب میں پھیلی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا" ؛

غرض آنکہ دنیا کے اکثر فیلسوف اور بانی مذہب اس امر پر متفق ہیں کہ علی العموم تمام افراد انسان گنہگار ہیں اور انسان کی طبیعت گناہ کی طرف راغب ہے ؛

محمد صاحب کے گنہگار ہونے کے بیان میں اس رسالہ کے مقدمہ میں ثابت ہو چکا کہ تمام انسان بالعموم خطا اور نسیان کے مرتکب ہیں گویا کہ یہہ افعال انسانی ذات میں داخل اور مقتضی ذات انسانی ہے اور یہہ بھی حکما کے نزدیک مسلم ہے کہ مقتضی ذات رفع نہیں ہو سکتا ہے پس کسی طرح انسان خطا اور گناہ سے بچ نہیں سکتا ہے چونکہ محمد صاحب بھی انسان تھے لہذا گناہ سے مبرا نہ تھے چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں کہ "انا بشر مثلکم یوحی الی الخ یعنی میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں (فرق یہہ ہے) کہ مجھ پر وحی کیا گیا ہے" اب قرآن کی اس آیت سے صاف اور صریح ثابت ہے کہ حضرت محمد صاحب بھی ہماری طرح تمام لوازمات بشری ملبس ہے پس کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ جناب گناہ سے مبرا ہوں حالانکہ قران شریف ایسی آیات سے پر ہے جن سے محمد صاحب کی خطا اور نسیان کا ذکر ملتا ہے اور اہل اسلام کے تمام علماء متکلمین جواز صدور خطا اور نسیان کے قائل ہیں خواہ وہ قبل نبوت

۵ دسمبر

ہو یا بعد نبوت ہو ؛

عبداللہ چکڑالوی صاحب جو کہ اب فی زمانہ لاہور میں موجود ہیں محمد صاحب کے گناہ پر قرآن شریف ہی سے اپنے رسالہ مسمی باشاعت القرآن میں بہت سے استدلال پیش کئے ہیں اور غالباً بیس یا پچیس ۲۵ گناہ ثابت کئے ہیں چونکہ وہ رسالہ فی الوقت میرے پاس موجود نہیں ہے لہذا میں نے صفحہ کا حوالہ نہیں دیا مگر نام اُس کا وہی ہے جو میں نے اوپر لکھدیا ہے اور میں بھی مُشتے نمونہ از خروار قرآن شریف ہی سے چند آیات پیش کرتا ہوں تاکہ ناظرین کے باعث دلجمعی ہو جاوے ؛

(۱) عفا اللہ عنک لما اذنت لہم" یعنی خدا تجھکو معاف کرے کیونکہ اُن کو حکم دیا ہو ہر ایک صاحب بصیرت خوب جانتا ہے کہ عفو گناہ کے مٹانے کو کہتے ہیں اور عرب کے محاورہ کے مطابق ہمیشہ اس کا اطلاق گناہ کے مٹانے پر کیا جاتا ہے چنانچہ شرح مواقف میں لکھا ہو کہ العفو انما یکون عن الذنب" یعنی عفو گناہ کی معافی پر بولا جاتا ہے پس اگر محمد صاحب نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا تو کیوں خدا نے کہا کہ "خدا تیرے گناہ کو معاف کرے"؛

(۲) ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک" یعنی ہم نے تیرے گناہ کو جس نے تیری کمر کو توڑ رکھا تھا اُتار دیا بعض محمدی احباب شاید کہتے ہونگے کہ اس آیت میں لفظ ذنب یا اثم جسکے معنے گناہ ہو نہیں اور جو کوئی گنہگار ہے۔ وہ شفاعت نہیں کر سکتا ہے۔ پس کوئی انسان شفاعت نہیں کر سکتا ہے۔ اور یہہ قضیہ بالکل مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو جس کے سبب سے تمام مخالفین عاجز اور لاچار ہیں۔ مگر میری رائے میں علاوہ ہمیں ایک اور برہان سے بھی استدلال لینا چاہئے تاکہ مخالفین کو چوں وچرا کی گنجائش نہ ہو وہ یہہ ہے؛

جس شخص کو کہ تم شفیع قرار دیتے ہو کیا اُس نے یہہ دعویٰ کیا ہے کہ میں گنہگاروں کو نجات دونگا ؛

اب اِس معیار کو ہم ملحوظ خاطر رکھکر قرآن شریف کو من اولہ الی آخرہ بکرات و مرات مطالعہ کرینگے کہ شاید کوئی ایسی آیت ہو جس کی وجہ سے محمد صاحب صاحب شفاعت ٹھہرے۔ مگر حاشا وکلا کہ محمد صاحب نے ہرگز ایسا

دعوے کیا ہو بلکہ جا بجا اِس کے برخلاف انہوں نے کہا ہے کہ شفاعت میرے اختیار میں نہیں ہے۔ اب میں قرآن شریف کی اُن تمام آیتوں کو پیش کرونگا کہ جنمیں صیغہ شفاعت موجود ہو کہ متلاشی حق دریافت کریگے نہ محمد صاحب نے ایسا دعویٰ کیا ہو اور نہ خدا نے انکو نجات دینے کا حکم دیا ہے۔ البتہ قرآن شریف سے ایک شفیع کا وجود پایا جاتا ہے مگر وہ بھی مبہم ہے جس سے کسی شخص کی تخصیص نہیں کیجا سکتی۔ مگر قیاس اور انجیل شریف کی رو سے یہہ دعویٰ کرتے ہیں وہ شفیع جس کا ذکر قرآن شریف میں پایا جاتا ہے خداوند مسیح ہے۔ اور یہہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ وہ شفیع محمد صاحب ہے چنانچہ وہ آیتیں جنمیں شفاعت کا ذکر یا صیغہ شفاعت موجود ہے یہہ ہیں ؛

وہ آیات جو کہ شفاعت پر دلالت کرتی ہیں

شَفَعَ یَشْفَعُ - فَتَحَ یَفْتَحُ - شفارش کرنا -

۲ -	بقر -	۳۴/۵۵	مَن ذالذی یشفع عندہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ -
۵ -	النسا -	۱۱/۸۵	مَن یَّشفَع شفاعۃً حسنۃً یکُن لہٗ نصیبٌ منہا ومن یشفَع شفاعۃً سیّئۃً یکُن لہٗ کِفلٌ منہا -
۱۷ -	الانبیا	۲۵/۲۶-۲۸	وقالوا اتخذ الرحمن ولداً سبحانہٗ بل عبادٌ مکرمون لایسبقونہٗ بالقول وہم بامرہٖ یعملون ٭ یعلم مابین ایدیہم وماخلفہم ولایشفعون الا لمن ارتضیٰ وہم من خشیتہٖ مشفقون ٭
۸ -	اعراف	۶/۵۳	ھل ینظرون الا تاویلہٗ - یوم یاتی تاویلہٗ یقول الذین نسوہ من قبل قد جاءت رسل ربنا بالحق - فھل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل - قد خسروا انفسہم وضل عنہم ماکانوا یفترون ٭
۳۰ -	الفجر	۱/۳	والشفع والوتر (جفت وطاق کی قسم) -
۱۹ -	شعرا	۵/۹۹، ۱۰۰	فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم -
۲۹	مدثر	۲/۴۸	فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین ٭
۷ -	انعام	۶/۵۱	وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربہم لیس لہم من دونہ ولیٌّ ولا شفیعٌ لعلہم



واقعات اور دائرے

اہل سکاٹ لینڈ کا قومی باجا بیگ پائپ

ایک موسیقی ہوا سے بجنے والا باجا ہے جو نہایت ہی کامل اور نفیس ہوتا ہے اور اسکو ہندوستان میں بین ابا کہتے ہیں۔ قدیم زمانہ کے عبرانی اور یونانی اسکو بجایا کرتے تھے اور ایک دلبرا باجا ہونے کی وجہ سے یورپ میں بھی غالباً پندرھویں صدی میں مروج ہوا چنانچہ ابھی تک اہل پولینڈ۔ اطالیہ۔ جنوبی فرانس اور سکاٹلینڈ اور آئرلینڈ میں دستور ہے اگرچہ اب بھی یہہ باجا اہل سکاٹ لینڈ اور خاصکر سلٹک (Celtic) سکاٹ لینڈ کا خیال کیا جاتا ہے لیکن صرف ایک ہی صورت سے یعنی انگلستان سے سکاٹ لینڈ میں پہنچ کے جانے یعنی اہل سکاٹ لینڈ کا نہ سمجھے کہا جا سکتا ہے اور اسکی نہایت ہی قدیم تاریخ اسکاٹلینڈ کے بادشاہ جیمس چہارم کے عہد کے خزانچی کے حسابوں کو غور سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتی جہاں پر اکثر جگہوں میں اُن انعام واکرام کا حساب درج ہے جو کہ انگلس پائی پیپرس (pipers ۲۴ [illegible]) کو عطا کئے جاتے تھے جو اس باجا کو بڑے شوق کے ساتھ اپنے ہمراہ شاہ جیمس چہارم کے حضور میں لگیا تھا۔ (ج۔ بی)

ہندوستان میں کابلی اہل ہند امیر حبیب اللہ

خانصاحب کی دور اندیشی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ایک جانب تو اپنی حکومت سے منحرف افغانوں کی تعداد کم کی اور دوسری جانب خزانہ ہندوستان کا بار کم کیا پچاس کے اکثر اضلاع میں کثیر تعداد افغانوں کی مقیم تھی جو امیر عبدالرحمن خان کے گدی نشین ہونے کے بعد ہندوستان کو چلی آئی تھی۔ یہہ سب خزانہ ہند سے کثیر رقم وظیفہ میں پاتے تھے اور بیکاری میں وقت صرف کرتے تھے۔ امیر حبیب اللہ خان نے ان تمام پناہ گزینوں کی پچھلی خطائیں معاف کر کے حکم دیا کہ جو لوگ اطاعت قبول کریں اور حلف اُٹھائیں کہ کبھی اُنکے خلاف سر نہ اُٹھاوینگے وہ ہندوستان سے خوشی کے ساتھ اپنے وطن کو واپس آویں کوئی مزاحمت نہیں کیجاویگی۔ اس حکم کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ اب ہندوستان میں امیر کے خلاف سازش کرنے والوں کی تعداد کم ہو جاویگی ساتھ ہی امیر صاحب نے یہہ حکم جاری کیا ہے کہ کوئی افغان افغانستان سے باہر مستقل قیام کے لئے نہ جائے اگر عارضی ضروریات کے لئے کوئی جانا چاہے تو پہلے راہداری کے لئے تین روپیہ جمع کرے دوسرے کسی ضامن کو پیش کرے کہ اگر وہ واپس نہ آوے یا کوئی معقول وجہ پیش نہ کرے کہ کیوں نہیں آیا تو وہ اس جرم کی سزا بھگتنے کو تیار ہو کہ اُس کے ساتھی نے افغانستان کی بود و باش ترک کی ان احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر حبیب اللہ خان کو واقعی روسیوں کی طرف سے اندیشہ ہے اور نہیں چاہتے ہیں کہ اُنکے ملک سے کوئی نوجوان جو ممکن ہے کہ قومی دشمن کو اپنی قومی سلطنت کے باہر رکھنے میں مدد دے سکے وقت ضرورت غیر ملک میں ہو۔ امیر حبیب اللہ خان بڑی دانشمندی سے کام لے رہے ہیں۔ کیا ضرورت ہے کہ جوان جو فوج میں داخل ہوکر ملک کی حفاظت میں جان بہا سکتے ہیں ہندوستان میں گداگری کریں یا یہہ کہ وہ افغان جو ملکی ترقی میں مدد دے سکتے ہیں بازاروں میں بیگار بیٹھے ہیں۔ امیر حبیب اللہ خان کے اس حکم سے ہندوستان کی پولیس کو بھی بہت بڑا اطمینان حاصل ہوگا کہ وہ اس ناخوشگوار فرض سے کہ افغانوں کی زیادتیوں سے رعایا کو بچا دے جو فرض وہ اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتی تھی محفوظ رہے۔

خانہ ساز موتی

یہہ سب جانتے ہیں کہ موتی سمندر سے نکلتے ہیں لیکن فرانس میں ایک شخص یہہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ موتیوں کی تلاش کے لئے سمندر میں غوطہ لگانے کی ضرورت نہ رہے۔ اس نے تحقیق کیا ہے۔ کہ سیپی میں جو جانور رہتا ہے۔ موتی اُس کے ایک خاص مرض کا نتیجہ ہے چنانچہ اُس نے سمندر کی تہ سے چند ایسے جانور پکڑ کر اپنے حوض میں چھوڑ دیئے۔ اور اس مرض کے مادہ سے اُن کو ٹیکا لگایا۔ جس میں بیمار ہوکر وہ موتی پیدا کرتے ہیں۔ اس طریقے سے اب تک جو موتی حاصل ہوئے ہیں۔ گو وہ بہت چھوٹے ہیں۔ لیکن وہ شخص اُن کو اصلی بتاتا ہے۔ اگر زیادہ تجربہ سے بڑے بڑے موتی پیدا ہونے لگے۔ تو ایک نئی تجارت کا دروازہ کھل جائے گا جس میں ہزاروں آدمی مصروف ہو سکینگے۔

سلطنت روس

روئے زمین کا چھٹا حصہ گھیرے ہوئے۔ وہ جاپان سے وسعت میں پچاس گنا بڑی ہے نصف یورپ اور تمام شمالی ایشیا اس کی حدود کے اندر شامل ہے۔ اور پھر بڑی بات یہہ ہے۔ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک بیچ میں کسی دوسری طاقت کی عملداری نہیں۔ غیرت کی بات ہے کہ اتنی بڑی سلطنت آج کل ایک چھوٹی سی حکومت سے دنیا میں بُری طرح ذلیل ہو رہی ہے۔ سچ ہے عزت اور ذلت کسی اور ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

علم نباتات

کے متعلق آئے دن نئی دریافتیں ہو رہی ہیں۔ ایک قسم کی نارنگیاں بغیر تخم کے ہوتی ہیں۔ یہہ پہلے پہل برازیل سے انگلینڈ میں لائی گئی تھیں۔ اب ایک باغبان نے اُن کی شاخیں لگاکر پرورش کیں۔ اور اب اُن سے ہزاروں نارنگیاں بغیر بیج کے پیدا ہوتی ہیں بعد میں سیب اور ناشپاتیاں اور دیگر پھل بھی اسی طرح بغیر تخم کے پیدا کئے۔ اور ان تجربوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اسی طرح ٹماٹر بھی بلا تخم ہی پیدا ہونے لگے ہیں بلا انگور اور آڑو بھی

رسیدزر

- بابو ڈی۔ آر۔ بائیڈ۔ آنند
- بابو ڈی۔ اے۔ بی گولڈ۔ قصور
- مس سی۔ ایف۔ کیمل۔ اجمیر
- بابو جے۔ ایچ۔ مارٹن۔ راولپنڈی



پادری۔ ڈبلیو۔ ایف۔ جانسن۔ اٹاوہ ہے
پادری۔ ایف۔ ایل۔ نیلڈز۔ شاہجہانپور ہے
پادری۔ ایم۔ ای دگرم۔ سری نگر ہے
پادری۔ ٹی۔ ایل پٹیل جموں عہ
مس۔ ایچ۔ اے سیویج دہرہ دون ہے
مس۔ کاربٹ۔ راولپنڈی عہ
پادری نظام الدین دسوہہ عہ
منیجر بک ڈپو۔ سانگلہ ہل ہے
جمال الدین معرفت پادری آر میکنزم ہے
مسٹر۔ ایس۔ ڈیوڈ ۲ کاپی۔ معرفت ایچ۔ ایم شماس دہلی۔ صہ
مسٹر۔ اے مسیح " عہ
مسٹر جے۔ مل " بیروت عہ
بابو ٹیکا " کھیکرا عہ
الفرڈ بیڈ۔ " چیراڈی عہ

اشتہارات

اشتہار

اراضی نزول سرکار واقعہ شہر لودیانہ متصل ٹیکنیکل سکول محلہ کریم پورہ تعدادی ۸۴ء۷ء۱۲ مربعہ گز بمنظوری گورنمنٹ پنجاب بذریعہ نیلام عام بتاریخ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک ۳ یوم برابر نیلام ہوگی ۱۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو نیلام ختم ہوگا زرِ نیلام کا ۲۵ فیصدی بوقت ختم ہونے بولی کے داخل کرنا ہوگا باقی رقم نیلام مکمل ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ بعد بصورت وعدہ خلافی زر پیشگی ضبط ہوگی اور مکرر نیلام میں جو خسارہ ہوگا وہ بھی مشتری اول سے لیا جائیگا۔ اگر کل قطعہ کو ایک ہی شخص خریدنا چاہے تو دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ چار ٹکڑوں میں یا حسب درخواست خریداران زیادہ ٹکڑوں میں منقسم ہو کر نیلام ہوگا بصورت ایک ہی بولی ہونے کے سرکاری بولی ہم ۱۵ سے اور بصورت مکرر وزر نیلام کے سرکاری بولی ۱۲ فی گز کے حساب سے شروع ہوگی۔ باقی شرائط عرضہ دفتر میونسپل کمیٹی لودیانہ میں ملاحظہ ہو سکتی ہیں لہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو خرید نا منظور ہو تاریخ ہائے مذکورہ بالا میں حاضر ہو کر بولی دیوے۔ المشتہر آر۔ ای گڈنر سکرٹری میونسپل کمیٹی لودیانہ

"گمنام غیر نشان"

ایک لڑکی رنگ گندمی عمر ۹ یا دس سال ایک مولانا خوش اذان مسمی شرف دین ولد خادم سکنہ موضع دریام ڈاکخانہ موسے چوہیاں دامعہ زیورات قریباً سو روپیہ کے چرا کر لے گیا ہے۔ مولانا مذکور خوش رنگ مگر دایاں ہاتھ سوکھا ہوا ہے۔ اس کے پگڑی ہمیشہ بائیں ہاتھ سے باندھتا ہے شاہ رگ قدرے پھولی ہوئی ہے۔ عمر کا پکا قریباً ۴۵ سال بڑا پارسا معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس لڑکی کا یا مولانے مذکورہ کا پتہ پورا دیوے تو مبلغ عہ روپیہ بطور انعام دیا جاویگا۔

العبد

نور محمد ولد احمد دین سکنہ موضع گمٹی ۱۳۹ ڈاکخانہ رودمبی (لائیل پور)

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حلفیہ شہادت ہے کہ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اسمیں ہند کا ہر ایک پادری اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہیے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

دستور العمل افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عہ " ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول صہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم داعی کے اہتمام سے چھپا